



إِنْ تُقْرَضُوا بِاللَّهِ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ



اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عبدالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

التَّغَابُنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کی تسبیح:

مسبحات کی سورتوں میں سب سے آخری سورت یہی ہے۔ مخلوقات کی تسبیح الہی کا بیان کی دفع ہو چکا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ...

آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے۔

... لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ...

اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے

ملک و حمد والا اللہ ہی ہے۔ ہر چیز پر اسکی حکومت ہر کام میں اور ہر چیز کا اندازہ مقرر کرنے میں وہ سزاوار تعریف

... وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱)

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جس چیز کا ارادہ کرے اسے پورا کرنے کی قدرت نہ کوئی اسکا مزاحم بن سکے نہ اسے کوئی روک سکے وہ اگر نہ چاہے تو کچھ بھی نہ ہو

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ...

اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے سو تم میں بعضے تو کافر ہیں اور بعض ایماندار ہیں

وہی تمام مخلوق کا خالق ہے اس کے ارادے سے بعض انسان کافر ہوئے بعض مومن وہ بخوبی جانتا ہے کہ مستحق ہدایت کون ہے؟ اور مستحق سزا کون؟

... وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۲)

جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔

وہ اپنے بندوں کے اعمال پر شاہد ہے اور ہر عمل کا پورا پورا بدلہ دے گا

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ...

اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا

اس نے عدل و حکمت کے ساتھ آسمان و زمین کی پیدائش کی ہے

... وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوْرَكُمْ ...

اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں

اس نے تمہیں پاکیزہ خوبصورت شکلیں دے رکھی ہیں۔ جیسے اور جگہ ارشاد ہے:

يَأْتِيهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّبَكَ رَبَّكَ الْكَرِيمَ -

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ -

فِي أَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَبُّكَ (8-82:6)

اے انسان تجھے تیرے رب کریم سے کس چیز نے غافل کر دیا؟ اسی نے تجھے پیدا کیا پھر درست کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا اور جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دی۔

اور جگہ ارشاد ہے:

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ (40:64)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو قرار گاہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہیں بہترین صورتیں دیں اور
پاکیزہ چیزیں کھانے کو عنایت فرمائیں۔

... وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (۳)

اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

آخرب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ...

وہ آسمان و زمین کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو وہ سب کو جانتا ہے۔

... وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۴)

اللہ تو دلوں کی باتوں تک کو جاننے والا ہے۔

آسمان و زمین اور ہر نفس کل کائنات کا علم اسے حاصل ہے یہاں تک کہ دل کے ارادوں اور پوشیدہ باتوں سے بھی
واقف ہے۔

کافروں کی سزا:

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ...

کیا تمہارے پاس اس سے پہلے کافروں کی خبر نہیں پہنچی؟

یہاں اگلے کافروں کے کفر کا اور انکی بری سزا اور بدترین بدلے کا ذکر ہو رہا ہے کہ کیا تمہیں تم سے پہلے منکروں کا حال معلوم
نہیں کہ رسولوں کی مخالفت اور حق کی تکذیب کیا رنگ لائی؟

... فذاقوا وبآل أمرهم ولهم عذاب أليم (۵)

جنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور جنکے لیے دردناک عذاب ہے۔

دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے یہاں بھی اپنے بد اعمال کا ثیازہ بھگتا اور وہاں کا بھگتان ابھی باقی پڑا ہے جو نہایت الم انگیز ہے۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَعَالُوا أ_Bَشَرًا يَهُدُونَنَا...
 اس لیے کہ انکے پاس انکے رسول مجھڑے لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری
 رہنمائی کرے گا؟

... فَكْفَرُوا وَتَوَكَّلُوا ...

پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا

اس کی وجہ بجز اس کچھ نہیں کہ دلائل و براہین اور روشن نشان کے ساتھ جو انبیاء اللہ انکے پاس آئے انہوں نے انہیں نہ مانا اور
 اپنے نزدیک اسے محال جانا کہ انسان پیغمبر ہو اور انہیں جیسے ایک آوازاد کے ہاتھ پر انہیں ہدایت دی جائے۔ پس انکار کر بیٹھے
 اور عمل چھوڑ دیا۔

... وَاسْتَعْنَى اللّٰهُ ...

اور اللہ نے بھی بے نیازی کی

اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے بے پروائی برتی۔

... وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (٦)

اور اللہ تو ہے ہی بہت بے پرواہ سب خوبیوں والا۔

وہ تو غنی ہے ہی اور ساتھ ہی سزاوار حمد و ثنا۔

مشرکین منکرین قیامت ہیں:

زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ...

ان کافروں کا خیال ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار و مشرکین ٹھہرین کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد اٹھیں گے نہیں۔

... قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ...

تو کہہ دے کہ ہاں اللہ کی قسم تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اسکی خبر دیئے جاؤ گے

... وَذَلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ (٧)

اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔

تم اے نبی ان سے کہہ دو کہ اس اشو گے پھر تمہارے تمام چھوٹے بڑے کھلے چھپے اعمال کا اظہار تم پر کیا جائے گا۔
سنو تمہارا دوبارہ پیدا کرنا تمہیں بدلے دینا وغیرہ تمام کام اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہیں۔
یہ تیسری آیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قسم کھا کر قیامت کی حقانیت کے بیان کرنے کو فرمایا ہے۔
پہلی آیت تو سورہ یونس میں ہے:

وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقُّ هُوَ قُلُوبُ إِي رَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ (10:53)

یہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے؟
تو کہہ میرے رب کی قسم وہ حق ہے اور تم اللہ کو ہر نہیں سکتے۔

دوسری آیت سورہ سبأ میں ہے:

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ (34:3)

کافر کہتے ہیں ہم پر قیامت نہ آئے گی؟
تو کہہ دو کہ ہاں میرے رب کی قسم یقیناً اور بالضرور آئے گی۔

اور تیسری آیت یہی ہے۔

فَامِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ...

سو تم اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ۔

... وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۸)

اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ پر رسول پر نور منزل یعنی قرآن کریم پر ایمان لاؤ تمہارا کوئی خفیہ عمل بھی اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَلِكَ يَوْمُ التَّعَابُنِ ...

جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہ یہی دن ہے ہارجیت کا

قیامت والے دن اللہ تعالیٰ تم سب کو جمع کرے گا اور اسی لیے اسکا نام یوم الجمع ہے۔ جیسے اور جگہ ہے:

ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مِّنْهُوْدٌ (11:103)

یہ لوگوں کے جمع کیے جانے اور انکے حاضر باش ہونے کا دن ہے۔

اور جگہ فرمایا:

إِنَّ الْأُولِينَ وَالْآخِرِينَ

لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (50-56:49)

قیامت والے دن تمام اولین اور آخرین جمع کئے جائیں گے۔

ابن عباس فرماتے ہیں:

یوم التغابن قیامت کا ایک نام ہے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو نقصان میں ڈالیں گے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں:

اس سے زیادہ التغابن کیا ہوگا کہ انکے سامنے انہیں جنت میں اور انکے سامنے انہیں جہنم میں لے جائیں۔ گویا اسکی تفسیر اس بعد والی آیت میں ہے۔

... وَمَنْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ ...

جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اسکی برائیاں دور کر دے گا

... وَيُدْخِلُهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ...

اور اسے جنتوں میں لے جائے گا جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

... ذَلِكَ الْقَوْزُ الْعَظِيمُ (۹)

یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

ایماندار نیک اعمال والے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور بہتی نہروں والی بیٹھکی کی جنت میں اسے داخل کیا جائے گا اور یوری کامیابی کو پہنچ جائے گا

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ...

اور جن لوگوں نے نہ مانا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ سب جہنمی ہیں جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے

... وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (۱۰)

وہ بہت بری جگہ ہے پھر جانے کی۔

اور کفر و تکذیب کرنے والے جہنم کی آگ میں جائیں گے جہاں پڑے جلتے بھلتے رہیں گے بھلا اس سے برا ٹھکانا اور کیا ہو سکتا ہے؟

مصیبت اللہ کی مشیت سے آتی ہے:

سورہ حدید میں بھی یہ مضمون گزر چکا ہے:

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلٍ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ
ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (57:22)

نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر کہ مخلوق کو ہم پیدا کریں اس سے پہلے ہی وہ ایک
خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ...

کوئی مصیبت بغیر اللہ کی اجازت کے نہیں پہنچ سکتی،

یعنی جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی اجازت اور اسکے حکم سے ہوتا ہے اسکی قدر و مشیت بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

... وَمَنْ يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ...

جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اسکے دل کو ہدایت دیتا ہے۔

... وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۱۱)

اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتے والا ہے۔

اب جس شخص کو کوئی تکلیف پہنچے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر سے مجھے یہ تکلیف پہنچی پھر صبر و سہار کرے اور اللہ کی مرضی
پر ثابت قدم رہے اور ثواب کی اور بھلائی کی امید رکھے۔ رضا بہ قضا کے سوالب نہ ہلائے تو اللہ تعالیٰ اسکے دل کی رہبری کرتا
ہے اور اسے بدلے کے طور پر ہدایت قلبی عطا فرماتا ہے۔

یقین صادق کی چمک وہ دل میں دیکھتا ہے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس مصیبت کا بدلہ یا اس سے بھی بہتر دنیا میں
ہی عطا فرما دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ اس کا ایمان مضبوط ہو جاتا ہے اسے مصائب ڈھیلا نہیں کر سکتے وہ جانتا ہے کہ جو پہنچا وہ خطا
کرنے والا نہ تھا اور جو نہ پہنچا وہ ملنے والا ہی نہ تھا۔

حضرت علقمہ کے سامنے یہ آیت پڑھی جاتی ہے اور آپ سے اسکا مطلب دریافت کیا جاتا ہے تو فرماتے ہیں:

اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہر مصیبت کے وقت اس بات کا عقیدہ رکھے کہ یہ منجانب اللہ ہے پھر راضی خوشی اسے برداشت کرے۔

یہ بھی مطلب ہے کہ وہ انا لله و انا اليه راجعون پڑھے۔

متفق علیہ حدیث میں ہے:

عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ لَا يَفْضِي اللَّهُ لَهُ قِضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ،

مومن پر تعجب ہے ہر ہر بات میں اسکی بہتری ہوتی ہے

إِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ،

ضرر و نقصان پر صبر و سہار کر کے نفع

اور بھلائی پر شکر و احسان مندی کر کے بہتری سمیٹ لیتا ہے۔

وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ

یہ دو طرفہ بھلائی مومن کے سوا کسی اور کے حصے میں نہیں۔

افضل عمل:

مسند احمد میں ہے:

ایک شخص نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اسکی تصدیق کرنی اسکی راہ میں جہاد کرنا۔

اس نے کہا حضرت میں کوئی آسان کام چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

جو فیصلہ قسمت کا تجھ پر جاری ہو تو اس میں اللہ تعالیٰ کا گلہ شکوہ نہ کر اسکی رضا پر راضی رہ یہ اس سے ہلکا امر ہے۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ...

لوگو! اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو!

اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیتا ہے کہ امور شرعی میں ان اطاعتوں سے سرمو تجاوز نہ کرو جبکہ حکم طے بجا

لاؤ جس سے روکا جائے رک جاؤ۔

... فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (۱۲)

پس اگر اعراض کرو تو ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

اگر تم اس کے ماننے سے اعراض کرتے ہو تو ہمارے رسول پر کوئی بوجھ نہیں انکے ذمہ صرف تبلیغ تھی جو وہ کر چکے اب عمل نہ

کرنے کی سزا تمہیں جگلتی پڑے گی۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ...

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؛

فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و صمد ہے، اسکے سوا کسی کی ذات کسی طرح کی عبادت کے لائق نہیں۔
یہ خبر معنی میں طلب کے ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید ماننا، اخلاص کے ساتھ صرف اسی کی عبادتیں کرہ۔

... وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (۱۳)

مسلمانوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیے۔

فرمایا چونکہ توکل اور بھروسے کے لائق بھی وہی ہے تم اسی پر بھروسہ رکھو جیسے اور جگہ ارشاد ہے:

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (73:9)

مشرق اور مغرب کا رب وہی ہے معبود حقیقی بھی اس کے سوا کوئی نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بنا لے۔

عورتوں اور بچوں کی تربیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ...

اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں خبردار ان سے ہوشیار رہنا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ بعض عورتیں اپنے مردوں کو اور بعض اولادیں اپنے ماں باپ کو یاد الہی اور نیک عمل سے روکتی ہیں جو درحقیقت دشمنی ہے جس کی پہلے تنبیہ ہو چکی ہے:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُونَ (63:9)

ایسا نہ ہو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں یاد الہی سے غافل کر دے، اگر ایسا ہو گیا تو تمہیں بڑا گھانا رہے گا۔

وَإِنْ تَعَفُّوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۴)

اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہاں بھی فرماتا ہے کہ ان سے ہوشیار رہو، اپنے دین کی نگہبانی انکی ضروریات اور فرمائشات کے پورا کرنے پر مقدم رکھو۔
بیوی بچوں اور مال کی خاطر انسان قطع رحمی کر گزرتا ہے، اللہ کی نافرمانی پر عمل جاتا ہے، انکی محبت میں بخش کر احکام الہی کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

بعض اہل مکہ اسلام قبول کر چکے تھے مگر زن و فرزند کی محبت نے انہیں ہجرت سے روک دیا۔ پھر جب اسلام کا خوب افشا ہو گیا تب یہ لوگ حاضر حضور ہوئے دیکھا کہ ان سے پہلے کے مہاجرین نے بہت کچھ علم دین حاصل کر لیا ہے اب جی میں آیا کہ اپنے بال بچوں کو سزا دیں جس پر یہ فرمان ہوا

وَأِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَتَّعِفُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی اب درگزر کرو آئندہ کے لیے ہوشیار رہو۔

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ...

تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ مال و اولاد دے کر انسان کو پرکھ لیتا ہے کہ معصیت میں مبتلا ہونے والے کون ہیں؟ اور اطاعت گزار کون ہیں؟

وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (۱۰)

اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔

اللہ کے پاس جو اجر عظیم ہے تمہیں چاہیے اس پر ننگا ہیں رکھو۔ جیسے اور جگہ فرمان ہے:

زَيْنٌ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ
(3:14)

بطور آزمائش کے لوگوں کے لیے دنیوی خواہشات یعنی بیویوں اور اولاد اور سونے چاندی کے بڑے بڑے لگے ہوئے ڈھیر اور شائستہ گھوڑوں اور مویشی اور کھیتی کی محبت کو زینت دی گئی ہے مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان ہے اور بھنگلی والا اچھا ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ حضرت حسن اور حضرت حسینؑ لہجے لہجے کرتے پہنچے آگئے دونوں بچے کرتوں سے الجھا الجھ کر گرتے پڑتے آ رہے تھے یہ کرتے سرخ رنگ کے تھے۔ حضورؐ کی نظریں ان پر پڑیں تو منبر سے اتر کر انہیں اٹھا کر لائے اور اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمانے لگے:

صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ،

نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْتَشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَبِيبِي وَرَفَعْتُهُمَا

اللہ تعالیٰ سچا ہے اور اسکے رسول نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال و اولاد فتنہ ہیں ان دونوں کو گرتے پڑتے آتے دیکھ کر صبر نہ آسکا آخر خطبہ چھوڑ کر انہیں اٹھانا پڑا۔

مسند میں ہے حضرت اشعث بن قیس فرماتے ہیں کندہ قبیلے کے وفد میں میں بھی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا تمہاری کچھ اولاد بھی ہے۔

میں نے کہا ہاں اب آتے ہوئے ایک لڑکا ہوا ہے کاش کہ اسکی بجائے کوئی درندہ ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا خبردار ایسا نہ کہو ان میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اگر انتقال کر جائیں تو اجر ہے۔ پھر فرمایا ہاں یہی بزدلی اور غم کا سبب بھی بن جاتے ہیں یہ بزدلی اور غم ورنج بھی ہیں۔ بزار میں ہے اولاد دل کا پھل ہے اور یہ نکل و نامردی اور غمگینی کا باعث بھی ہے۔

طبرانی میں ہے:

تیرا دشمن صرف وہی نہیں جو تیرے مقابلے میں کفر پر جم کر لڑائی کے لیے آیا کیونکہ اگر تو نے اسے قتل کر دیا تو تیرے لیے باعث نور ہے اور اگر اس نے تجھے قتل کیا تو قطعاً جنتی ہو گیا۔

پھر فرمایا شاید تیرا پورا دشمن تیرا بچہ ہے جو تیری پیٹھ سے اٹلا پھر تجھ سے دشمنی کرنے لگا۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ ...

پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے۔

فرمان ہے اپنے مقدور بھر اللہ کا خوف رکھو اس کے عذابوں سے بچاؤ مہیا کر دیا۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ
جو حکم میں کروں اسے اپنے مقدور بھر بجالاؤ جس سے میں روک دوں رک جاؤ۔

بعض مفسرین کا فرمان ہے کہ سورہ آل عمران کی آیت (3:14)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے جیسا کہ حق ہے اس سے ڈرنے کا

کی ناخ یہ آیت ہے

یعنی پہلے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرو جتنا کہ اس سے ڈرنا چاہیے لیکن اب فرمایا کہ اپنی طاقت کے مطابق۔

چنانچہ حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں پہلی آیت لوگوں پر بڑی بھاری پڑی تھی اس قدر لمبے قیام کرتے تھے کہ بیروں پرورم آجاتا تھا اور اتنے لمبے سجدے کرتے تھے کہ پیشانیاں زخمی ہو جاتی تھیں پس اللہ تعالیٰ نے یہ دوسری آیت اتار کر تخفیف کر دی۔ اور بھی بعض مفسرین نے یہی فرمایا ہے اور پہلی آیت کو منسوخ اور اس دوسری آیت کو ناسخ بتلایا ہے۔

وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُقْلِحُونَ (۱۶)

اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جاتا ہے وہی کامیاب ہے۔

فرمان ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار بن جاؤ انکے فرمان سے ایک اچھ ادھر ادھر نہ ہونہ آگے بڑھو نہ پیچھے سرکونہ امر کو چھوڑو نہ نبی کا خلاف کرو۔ جو اللہ نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے رشتہ داروں کو فقیروں مسکینوں کو اور حاجت مندوں کو دیتے رہو۔

اللہ نے تم پر احسان کیا تم دوسری مخلوق پر احسان کرو تا کہ اس جہان میں بھی اللہ کے احسان کے مستحق بن جاؤ اور اگر یہ نہ کیا تو دونوں جہان کی بربادی اپنے ہاتھوں آپ مول لو گے۔

آیت **وَمَنْ يُوقِ** کی تفسیر سورہ حشر کی ایسی ہی آیت (59:9) میں گزر چکی ہے۔

إِنْ تُقْرَضُوا مِنَ اللَّهِ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ...

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے یعنی اسکی راہ میں خرچ کرو گے تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا

جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔

جب تم کوئی چیز راہ اللہ دو گے اللہ تعالیٰ اسکا بدلہ دے گا ہر صدقے کی جزا عطا فرمائے گا تمہارا مسکینوں کے ساتھ سلوک کرنا کو یا اللہ کو قرض دینا ہے۔

بخاری و مسلم کی حدیث قدسی میں ہے:

مَنْ يُقْرَضُ غَيْرَ ظُلْمٍ وَلَا عَدِيمٍ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو ایسے قرض دے جو نہ ظالم ہے نہ مفلس نہ نادہندہ

پس فرماتا ہے وہ تمہیں بہت کچھ بڑھا چڑھا کر پھیر دے گا۔ جیسے سورہ بقرہ میں بھی فرمایا:

فَيُضَاعِفْ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً (2:245)

کئی کئی گنا بڑھا کر دے گا

ساتھ ہی خیرات سے تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ (۱۷)

اللہ بڑا قدردان بڑا بردبار ہے۔

اللہ بڑا قدردان ہے تھوڑی سی نیکی کا بہت بڑا اجر دیتا ہے وہ بردبار ہے درگزر کرتا ہے بخش دیتا ہے گناہوں سے اور لغزشوں سے چشم پوشی کر لیتا ہے خطاؤں اور برائیوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۱۸)

وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے زبردست حکمت والا ہے۔

وہ چھپے کھلے کا عالم ہے وہ غالب اور باحکمت ہے۔

ان اسماء حسنیٰ کی تفسیر کئی مرتبہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔



© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com